1965_3_161_167

3ایس۔سی۔آر سپریم کورٹ رپورٹس 1965

ریاست اتر پردیش

بنام

راماگیہ شرماویدیا

24فروری1965

کے۔این۔وانچو، جے۔آر۔مدھولکر اور ایس۔ایم۔سکری، جسٹز

آئرن اینڈ اسٹیل (کنٹرول) آرڈر، 1956، شق 7-مخصوص مقصد کے لیے لوہے کا سامان خریدنے کا اجازت نامہ حاصل کرنا-اسے کسی بھی مقصد کے لیے استعمال نہ کرنا، چاہے وہ شق 7 کی خلاف ورزی ہو۔

مدعا علیہ نے آئرن اینڈ اسٹیل (کنٹرول) آرڈر، 1956 کے تحت اس کی عرضی پر اجازت نامے حاصل کیے کہ وہ مندر اور دھرم شالہ کی تعمیر کے مقصد سے لوہے کا سامان خریدنا چاہتا ہے۔اجازت نامے یو۔پی میں ضلع دیوریا کے حکام سے حاصل کیے گئے تھے۔اجازت نامے کے پیچھے ایک شرط چھپی ہوئی تھی کہ "اجازت نامے کے خلاف درکار مواد صرف اس مقصد کے لیے استعمال کیا جائے گا جس کے لیے اسے مانگا گیا تھا اور دیا گیا ہے۔" مدعا علیہ پر مذکورہ حکم کی شق 7 کی خلاف ورزی کے الزام میں اس الزام پر مقدمہ چلایا گیا کہ اس نے اجازت نامے کے تحت خریدی گئی اشیا کو اس مقصد کے لیے استعمال نہیں کیا جس کے لیے وہ جاری کیے گئے تھے۔ٹرائل مجسٹریٹ نے اسے مجرم پایا۔تاہم، اپیل میں، سیشن جج نے اسے اس بنیاد پر بری کر دیا کہ اس کے لوہے کو کسی اور جگہ برقرار رکھنے کے امکان کو مکمل طور پر خارج نہیں کیا گیا تھا۔ہائی کورٹ نے ریاست کی اپیل میں بری ہونے کے فیصلے کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ یہ ثابت نہیں ہوا ہے کہ مدعا علیہ نے اجازت نامے کی بنیاد پر حاصل کردہ لوہے کا "استعمال" کیا تھا۔ہائی کورٹ نے مزید کہا کہ درخواست پر غور کرنا ممکن نہیں ہے تاکہ یہ دیکھا جا سکے کہ درخواست گزار نے کس مقصد کے لیے اجازت نامہ لیا تھا اور اجازت نامے کے پیچھے اصل میں چھپی ہوئی کوئی شرط نہیں توڑی گئی تھی۔خصوصی اجازت کے ذریعے ریاست نے سپریم کورٹ میں اپیل کی۔

اپیل کنندہ کی جانب سے اس پر زور دیا گیا:(1)حکم کی شق 7 میں لفظ "استعمال" میں " کسی دوسرے مقصد کے لیےحتمی استعمال کے لیے رکھا گیا" شامل ہے۔"(2)ہائی کورٹ نے یہ فیصلہ دیتے ہوئے غلطی کی کہ درخواست کواجازت نامے میں ظاہر ہونے والی شرائط کو سمجھنے کے مقصد سے نہیں بھیجا جا سکتا۔

منعقد: مدعا علیہ کوحکم کی شق 7 کی خلاف ورزی کا مجرم نہیں ٹھہرایا جا سکا۔

(i) اس میں کوئی شک نہیں کہ آئرن اینڈ اسٹیل (کنٹرول) آرڈر کا قانون سازی کا ارادہ یہ ہے کہ اس ضروری شے کو اجازت نامے میں موجود شرائط کے مطابق استعمال کیا جانا چاہیے، لیکن زیر بحث کنٹرول آرڈر کی کوئی شق اس قانون سازی کے ارادے کو ظاہر نہیں کرتی ہے کہ محض غیر صارف بھی ممنوع ہے اور اسے قابل سزا بنایا گیا ہے۔(165H)

(ii) لفظ 'استعمال' کو اس سیاق وسباق سے اپنا رنگ لینا چاہیے جس میں اسے استعمال کیا گیا ہے۔شق 7 میں اظہار "استعمال . موجود شرائط کے مطابق" سے پتہ چلتا ہے کہ کچھ مثبت طور پر کیا گیا ہے جیسے استعمال یا ٹھکانے لگانا۔محض "غیر استعمال" لفظ "استعمال" میں شامل نہیں ہے۔(165D)

(iii) ہائی کورٹ کا یہ مؤقف غلط تھا کہ درخواست کو دیکھنے کی اجازت نہیں ہے تا کہ اس مقصد کا تعین کیا جا سکے جس کے لیے اجازت نامہ حاصل کیا گیا ہے۔تاہم موجودہ معاملے میں درخواستوں میں یہ انکشاف نہیں کیا گیا کہ مدعا علیہ کسی خاص جگہ پر مندر یا دھرم شالہ بنانا چاہتا ہے۔محض اس حقیقت سے کہ درخواستیں دیوریا ضلع کے حکام کو دی گئی تھیں، یا اس حقیقت سے کہ درخواستوں میں یہ ذکر کیا گیا تھا کہ سامان دیوریا ضلع میں دستیاب نہیں تھا،ضروری نہیں کہ اس بات کی پیروی کی جائے کہ سامان اس ضلع میں استعمال ہونے کا ارادہ رکھتے تھے۔(166H)

فوجداری اپیل کا عدالتی فیصلہ: فوجداری اپیل نمبر 60 آف 1963۔

1962 کی سرکاری اپیل نمبر 1379 میں الہ آباد ہائی کورٹ کے 24 اگست 1962 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے بی۔سی۔مشرا اور او۔پی۔رانا۔

جے پی گوئل، مدعا علیہ کے لیے۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

سکری، جسٹس۔خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل الہ آباد ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف ہدایت

کی گئی ہے جس میں سیشن جج کے فیصلے کے خلاف ریاست کی اپیل کو مسترد کر دیا گیا ہے جس میں مدعا علیہ کی اپیل کی اجازت دی گئی ہے اور اسے بری کر دیا گیا ہے۔

مدعا علیہ نے آئرن اینڈ اسٹیل (کنٹرول) آرڈر، 1956 جس کے بعد آگے چل کر کنٹرول آرڈر کہا گیا، کے تحت تقریبا 28 ٹن لوہے کے لیے اجازت نامے حاصل کیے۔ جس میں 6 ٹن سلاخوں، 15 ٹن جوڑوں اور 2 ٹن جی سی شیٹس شامل ہیں۔ ان پر الزام ہے کہ انہوں نے یہ اشیا جولائی 1957 اور مارچ 1958 کے درمیان مذکورہ اجازت نامے کی بنیاد پر خریدی تھیں۔ اجازت نامے مدعا علیہ کی طرف سے کی گئی تین درخواستوں پر حاصل کیے گئے تھے۔ طباعت شدہ ریکارڈ میں صرف دو درخواستیں ہیں۔ پہلی درخواست 23 مئی 1957 کی ہے اور اسے ضلع مجسٹریٹ دیوریا کے ذریعے کانپور کے صوبائی آئرن اینڈ اسٹیل کنٹرولر کو بھیجا گیا ہے۔ اس درخواست میں مدعا علیہ نے کہا کہ وہ ایک سیاسی شکار تھا اور وہ ایک عوامی مندر تعمیر کر رہا تھا جس کے لیے اسے پانچ ٹن ایم ایس راؤنڈ اور آٹھ ٹن گرڈر کی ضرورت تھی۔ انہوں نے مزید کہا کہ دیوریا میں تقاضے دستیاب نہیں تھے اور اس طرح درخواست پر غور کیا جانا چاہیے اور غور و فکر اور احکامات کے لیے کنٹرولر کو بھیجا جانا چاہیے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس درخواست کو ڈسٹرکٹ سپلائی آفیسر، دیوریا نے باضابطہ طور پر تجویز کیا تھا، اور بالآخر کنٹرولر نے اسے اجازت نامہ دیا تھا۔ انہوں نے 7 ستمبر 1957 کو ایک اور درخواست دی۔ اس درخواست میں انہوں نے دوبارہ کہا کہ وہ ایک سیاسی شکار ہیں اور وہ ایک عوامی مندر اور دھرم شالہ تعمیر کر رہے ہیں جس کے لیے انہیں مخصوص مقدار میں لوہے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ دیوریا میں تقاضے دستیاب نہیں ہیں اور اس طرح درخواست کو کنٹرولر کو بھیج دیا جانا چاہیے۔ اس درخواست کی بھی سفارش کی گئی اور اسے آگے بڑھایا گیا اور بالآخر اسے اجازت نامہ دے دیا گیا۔ 2 جنوری 1958 کو ملزم نے ایک اور درخواست دی (سابق۔Ka9- طباعت شدہ ریکارڈ میں دستیاب نہیں ہے) اور اسے خود ضلع فراہمی آفیسر نے اجازت نامہ دیا تھا۔ ہم اس بات کا ذکر کر سکتے ہیں کہ اصل اجازت نامے ریکارڈ میں چھاپے نہیں گئے ہیں، اور اس لیے ہم خود یہ نہیں دیکھ سکے ہیں کہ اجازت نامے میں موجود قطعی شرائط کیا ہیں۔

استغاثہ کا معاملہ یہ ہے کہ مدعا علیہ نے اجازت نامے کے تحت اسے منظور شدہ مواد حاصل کرنے کے بعد برہج بازار یا کسی اور جگہ پر کوئی مندر یا دھرم شالہ کی عمارت تعمیر نہیں کی۔ ہم اس بات کا ذکر کر سکتے ہیں کہ برہج بازار وہ جگہ ہے جہاں وہ رہتا ہے اور ریکارڈ میں موجود درخواستوں میں بھی اس پتے کا ذکر ہے۔

مقدمے کی سماعت کرنے والے مجسٹریٹ کے سامنے مدعا علیہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

"یہ الزام لگایا گیا ہے کہ سوال 2، 3 اور 4 میں مذکور اجازت نامے کے تحت حاصل کردہ لوہے کو اس

مقصد کے لیے استعمال نہیں کیا گیا جس کے لیے اسے لیا گیا تھا۔اس سلسلے میں آپ کا کیا کہنا ہے؟"

مدعا علیہ کا جواب تھا:

''نہیں۔ مجھے جو بھی لوہا ملا، میں نے اسے موزہ، تینہری، پی۔ایس۔ مدھوبن، ضلع اعظم گڑھ میں واقع مندر میں استعمال کیا، جو میری رہائش گاہ بھی ہے۔"

مجسٹریٹ کے سامنے ملزم نے تقریباً 17 ٹن لوہا خریدنے کا اعتراف کیا تھا۔مجسٹریٹ نے قرار دیا کہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ملزم نے مشری لال، پی ڈبلیو 7 سے کم از کم ایک ٹن مزید خریدا تھا۔اس طرح وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ ملزم نے کم از کم 18 ٹن لوہا خریدا تھا۔انہوں نے مزید کہا کہ شواہد پر یہ واضح ہے کہ تینہری میں تعمیر شدہ عمارت میں صرف 4/3 ٹن سلاخوں کا استعمال کیا گیا تھا، لیکن چونکہ عمارت 52 - 1943 کے درمیان تعمیر کی گئی تھی، اس لیے ملزم کی طرف سے حاصل کردہ لوہے کا کوئی حصہ اس مقصد کے لیے استعمال نہیں کیا گیا تھا جس کے لیے اسے خریدا گیا تھا۔انہوں نے مزید کہا کہ ملزم نے کانپور میں لوہے کو غلط طریقے سے ٹھکانے لگا دیا تھا اور اسے برہج بازار یا تینہار تک نہیں لایا تھا۔اس کے مطابق انہوں نے مؤقف اختیار کیا کہ مدعا علیہ نے کنٹرول آرڈر کی شق 7 کی دفعات کی خلاف ورزی کی ہے۔

مدعا علیہ نے سیشن جج کے سامنے اپیل دائر کی۔سیشن جج نے فیصلہ دیا کہ لوہے کی بہت کم مقدار کو چھوڑ کر، مدعا علیہ کو موصول ہونے والی بقیہ مقدار تینہری کے مندر یا دھرم شالہ میں استعمال نہیں کی گئی تھی۔مجسٹریٹ سے مختلف، انہوں نے مؤقف اختیار کیا کہ یہ کسی بھی ثبوت سے ثابت نہیں ہوا ہے کہ مدعا علیہ نے اصل میں کانپور میں اضافی مقدار فروخت کی تھی۔اس کے بعد انہوں نے مشاہدہ کیا کہ "اس طرح کے کسی ثبوت کی عدم موجودگی میں اپیل کنندہ کے لوہے کو کسی اور جگہ پر برقرار رکھنے کا امکان مکمل طور پر خارج نہیں ہے۔" پھر کنٹرول آرڈر کی شق 7 کی تشریح کرتے ہوئے انہوں نے مشاہدہ کیا کہ "مذکورہ دفعہ میں اس بات کا کوئی ذکر نہیں ہے کہ خریدی گئی لوہے کو کسی خاص جگہ یا کسی خاص مدت کے اندر استعمال کیا جانا چاہیے۔اپیل کنندہ کو دیئے گئے مختلف اجازت ناموں میں صرف یہ شرط تھی کہ وہ برھائی قصبے میں مندر یا دھرم شالہ کی تعمیر میں لوہے کا استعمال کرے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس کا بنیادی مقصد ایک مندر اور دھرم شالہ کی تعمیر تھی؛ جس جگہ اسے تعمیر کیا جانا تھا اس کی زیادہ اہمیت نہیں دکھائی دیتی۔مزید کوئی وقت کی حد نہیں دی گئی ہے جس کے دوران لوہے کی پوری مقدار کا استعمال کیا جانا چاہیے۔"اس کے مطابق انہوں نے مؤقف اختیار کیا کہ کنٹرول آرڈر کی شق 7 کی کوئی خلاف ورزی نہیں ہوئی ہے۔

ریاست نے ہائی کورٹ میں اپیل کی۔ جے۔ سریواستو نے اپیل کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ کنٹرول آرڈر کی شق 7 کی کوئی خلاف ورزی نہیں ہوئی ہے۔ان کے مطابق، شق 7 کی خلاف ورزی ہونے سے پہلے دو ضروری چیزیں ضروری ہیں۔ "سب سے پہلے لوہے اور اسٹیل کو 'استعمال' کیا جانا چاہیے؛ دوسرا یہ کہ اسے دستاویز میں موجود یا شامل کردہ شرائط کے مطابق استعمال کیا جانا چاہیے جو حصول کا اختیار تھا۔" انہوں نے مؤقف اختیار کیا کہ پہلی شرط پوری نہیں کی گئی تھی کیونکہ یہ ثابت نہیں ہوا تھا کہ مدعا علیہ نے وہ لوہا استعمال کیا تھا جو اس نے اجازت نامے کی بنیاد پر حاصل کیا تھا۔ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تعلیم یافتہ سیشن جج کے ساتھ ساتھ مجسٹریٹ کے اس نتیجے پر کہ اس نے لوہے اور اسٹیل کے بقیہ حصوں کا استعمال یا استعمال نہیں کیا تھا، اس کے سامنے سوال نہیں اٹھایا گیا تھا۔ان کے مطابق، اگر لوہے کی بقیہ مقدار اب بھی غیر استعمال شدہ یا غیر استعمال شدہ تھی، تو مدعا علیہ کے بارے میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس نے شق 7 کے برعکس کچھ کیا ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ دوسری شرط بھی پوری نہیں کی گئی تھی کیونکہ اجازت نامے میں صرف ایک شرط تھی جو اس کے پیچھے لکھی ہوئی تھی۔ یہ شرط یہ تھی کہ اجازت نامے کے خلاف مطلوبہ مواد صرف اس مقصد کے لیے استعمال کیا جائے گا جس کے لیے اسے مانگا گیا تھا اور دیا گیا ہے۔ "ان کے مطابق، اجازت نامے کے لیے کی گئی درخواست کا حوالہ دینا جائز نہیں ہے کیونکہ واحد دستاویز جس پر غور کیا جا سکتا ہے وہ اجازت نامہ ہے۔تاہم، وہ یہ تسلیم کرنے کے لیے تیار تھے کہ "یہ افسر کے لیے بھی کھلا ہے کہ وہ اجازت نامے میں یہ ذکر کرے کہ یہ درخواست میں مذکور مقصد کے لیے دیا جا رہا ہے۔اجازت نامے میں مقصد کی تفصیلات داخل کرنے کی پریشانی سے بچنے کے لیے یہ ایک شارٹ کٹ ہو سکتا ہے۔اس صورت میں درخواست کا حوالہ دینا جائز ہو سکتا ہے۔" اس رعایت کے باوجود، انہوں نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ "جب یہ بھی نہیں کیا جاتا ہے تو حقیقت میں اجازت نامے میں لوہے یا اسٹیل کے استعمال کے طریقے کے بارے میں کوئی شرط نہیں بتائی گئی ہے، یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اجازت نامے کی شرط توڑی گئی ہے کیونکہ درخواست میں دی گئی یقین دہانی پر عمل نہیں کیا گیا ہے۔"

مسٹر بی۔سی۔مشرا، جو اپیل کنندہ کے ماہر وکیل ہیں، نے ہمارے سامنے استدعا کی ہے کہ فاضل سیشن جج کی طرف سے پائے گئے حقائق پر کنٹرول آرڈر کی شق 7 کی خلاف ورزی کی گئی ہے۔ان کا کہنا ہے کہ شق 7 میں لفظ "استعمال" میں "کسی دوسرے مقصد کے لیے حتمی استعمال کے لیے رکھا گیا" شامل ہے۔ان کا کہنا ہے کہ اگر کوئی لوہے اور اسٹیل کا ذخیرہ کرتا ہے تو وہ اسے استعمال کرتا ہے اور لفظ "استعمال" کا مطلب صرف کھپت نہیں ہے۔قوانین کی تشریح پر میکس ویل پر انحصار کرتے ہوئے، گیارہویں ایڈیشن، صفحہ۔ 266، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شق 7 میں لفظ "استعمال" کو وسیع تر تشکیل دینی چاہیے۔

شق 5 اور کنٹرول آرڈر کی شق 7 کا متعلقہ حصہ مندرجہ ذیل ہے:

"5. ڈسپوزل۔

کوئی بھی شخص، جو شق 4 کے تحت لوہا یا اسٹیل حاصل کرتا ہے، یا کوئی پیدا کرنے والا اس کو تصرف یا متفق ہونا یا برآمد کرنے یا کسی ایسی جگہ سے برآمد کرنے پر اتفاق نہیں کرے گا یہ آرڈر کسی بھی لوہے یا اسٹیل کو توسیع کرنا ہے سوائے اس میں موجود شرائط کے مطابق یا کنٹرولر کے خصوصی یا عمومی تحریری حکم میں شامل کیا گیا ہے۔

7 حصول کو کنٹرول کرنے والی شرائط کے مطابق لوہے اور فولاد کا استعمال۔

شق 4 کی دفعات کے مطابق لوہا یا اسٹیل حاصل کرنے والا شخص لوہے یا اسٹیل کا استعمال دستاویز میں موجود یا شامل کردہ کسی بھی شرائط کے مطابق نہیں کرے گا جو حصول کا اختیار تھا۔

ہم مندرجہ بالا تنازعات کو قبول کرنے سے قاصر ہیں۔ کنٹرول آرڈر میں ایسا کوئی التزام نہیں ہے جس کے تحت کنٹرول آرڈر کے تحت حاصل کردہ لوہے یا اسٹیل کو ایک مخصوص وقت کے اندر استعمال کیا جائے۔ اگر یہ ارادہ ہوتا کہ لفظ 'استعمال' کے اندر رکھنا یا ذخیرہ کرنا شامل ہوتا تو اس مدت کے حوالے سے کچھ التزام ہوتا جس کے دوران لوہے کو رکھنا یا ذخیرہ کرنا جائز ہوتا، کیونکہ یہ عام علم ہے کہ تعمیراتی کاموں میں کافی وقت لگتا ہے اور بعض اوقات مواد کی کمی یا دیگر وجوہات کی بنا پر روک دیا جاتا ہے۔ مزید یہ کہ لفظ 'استعمال' کو اس سیاق و سباق سے اپنا رنگ لینا چاہیے جس میں اسے استعمال کیا گیا ہے۔ شق 7 میں "استعمال . موجود شرائط کے مطابق" کا اظہار مثبت طور پر کیا گیا کچھ تجویز کرتا ہے، مثال کے طور پر استعمال یا تصرف۔ محض 'غیر استعمال'، ہماری رائے میں، لفظ 'استعمال' میں شامل نہیں ہے۔ میکسویل میں فاضل مشیر کی طرف سے جس اقتباس پر انحصار کیا گیا ہے وہ مندرجہ ذیل ہے

الفاظ کو وسیع احساس دیا گیا:

تاہم، سخت تشریح کے قائدے کے تحت، جب بھی طلب کیا جاتا ہے، قابلیت اور دیگر اصولوں کے ساتھ آتا ہے جو کم اہم نہیں ہوتے ہیں، اور یہ روشنی کی طرف سے ہوتا ہے جس میں ہر ایک کا حصہ ہوتا ہے کہ معنی کا تعین کیا جانا چاہیے۔ ان میں یہ قاعدہ بھی شامل ہے کہ الفاظ کے معنی کو اپنایا جانا چاہیے جو سیاق و سباق کے ساتھ بہترین مطابقت رکھتا ہو اور مقنّنہ کی پالیسی اور مقصد کو مکمل انداز میں فروغ دیتا ہو۔ سزا کے ساتھ ساتھ دیگر قوانین کو سمجھنے میں سب سے اہم مقصد قانون سازی کے ارادے کا پتہ لگانا ہے، اور الفاظ کو ان کے مکمل معنی، یا دو معانی میں سے زیادہ وسیع ہونے کی اجازت دے کر سخت تعمیر کی حکمرانی کی خلاف ورزی نہیں

کی جاتی ہے۔درحقیقت، انہیں اکثر وسیع تر معنوں میں لیا جاتا ہے، بعض اوقات اس لحاظ سے بھی کہ وہ صوتیاتی لحاظ

سے زیادہ وسیع ہوتے ہیں یا ان سے مقبول طور پر جڑے ہوتے ہیں، تا کہ قانون سازی کے ارادے کو مؤثر طریقے سے انجام دیا جا سکے، یا سر ایڈورڈ کوک کے الفاظ کا استعمال کیا جا سکے، شرارت کو دبانے اور ترکیب کو آگے بڑھایا جا سکے۔"

لیکن یہ حوالہ کسی لفظ کو اس سیاق وسباق کے علاوہ معنی دینے کی ضمانت نہیں دیتا ہے جس میں اسے استعمال کیا گیا ہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ کنٹرول آرڈر کا قانون سازی کا ارادہ یہ ہے کہ اس ضروری شے کو اجازت نامے میں موجود شرائط کے مطابق استعمال کیا جانا چاہیے، لیکن اس کنٹرول آرڈر کی کوئی شق اس قانون سازی کے ارادے کو ظاہر نہیں کرتی ہے کہ محض غیر استعمال کنندہ بھی ممنوع ہے۔اور قابل سزا بنا دیا۔

ماہر وکیل نے لندن کاؤنٹی کونسل بنام ووڈ کا حوالہ دیا، لیکن ہمیں اس معاملے سے کوئی مدد نہیں ملتی ہے۔ہیڈنوٹ اس معاملے میں طے شدہ نقطہ کو مندرجہ ذیل طور پر سامنے لاتا ہے:

"ہائی ویز اینڈ لوکوموٹوز ایکٹ، 1878، ضمنی دفعہ 32 فراہم کرتا ہے۔کہ "ایک ملکی اقتدار اپنے ملک کے اندر استعمال ہونے والے انجنوں کو سالانہ لائسنس دینے کے لیے ضمنی قوانین بنا سکتی ہے۔"اور اس دفعہ کے تحت لندن کاؤنٹی کونسل کے ذریعہ بنائے گئے ایک ضمنی قانون کے ذریعے یہ فراہم کیا گیا تھا کہ "لندن کاؤنٹی کے اندر کسی بھی شاہراہ پر کوئی انجن اس وقت تک استعمال نہیں کیا جائے گا جب تک کہ اس کے استعمال کے لیے سالانہ لائسنس کونسل سے اس کے مالک کے ذریعے حاصل نہ ہو جائے":

مانا گیا کہ ایک بھاپ رولر جو اس وقت سڑک بنانے میں استعمال میں نہیں تھا، بلکہ محض علاقہ سے باہر کسی منزل تک جا رہا تھا، دفعہ اور ضمنی قانون کے معنی میں "ملک کے اندر" استعمال کیا جا رہا تھا۔

سیاق وسباق میں، لفظ "استعمال شدہ"، احترام کے ساتھ، مناسب طریقے سے سمجھا گیا تھا۔کولنز، جے، نے مؤقف اختیار کیا کہ "ایکٹ کا مقصد واضح طور پر شاہراہوں کی حفاظت کرنا تھا، اور شاہراہوں پر اسٹیم رولر کا اثر بالکل ایک جیسا ہو سکتا ہے چاہے وہ سڑکوں کی مرمت میں مصروف ہو یا نہ ہو۔"

آخر میں ہم یہ مانتے ہیں کہ یہ ثابت نہیں ہوا ہے کہ مدعا علیہ نے کنٹرول آرڈر کی شق 7 کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اپنے حاصل کردہ لوہے کا استعمال کیا تھا۔

فاضل وکیل نے مزید کہا کہ ہائی کورٹ نے یہ فیصلہ دیتے ہوئے غلطی کی کہ درخواست کو اجازت نامے میں ظاہر ہونے والی شرائط کو سمجھنے کے مقصد سے نہیں بھیجا جا سکتا، شرط یہ ہے کہ "اجازت نامے کے

خلاف حاصل کردہ مواد صرف اس مقصد کے لیے استعمال کیا جائے گا جس کے لیے اسے مانگا گیا تھا اور دیا گیا ہے۔"ان کا کہنا ہے کہ "جس مقصد کے لیے یہ کہا گیا تھا" کا اظہار درخواست کی طرف اشارہ کرتا ہے، اور "دیا گیا ہے" کا اظہار حکم کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ وہ جس چیز پر زور دیتا ہے اس میں کچھ طاقت ہوتی ہے۔ ہم ہائی کورٹ کے اس نتیجے کو برقرار رکھنے سے قاصر ہیں کہ درخواست اور اس مقصد کا پتہ لگانے کے حکم کا حوالہ دینا جائز نہیں ہے جس کے لیے لوہا حاصل کیا گیا تھا۔ لیکن اگر ہم ان درخواستوں کو بھی دیکھیں، جو طباعت شدہ ریکارڈ میں ہیں، تو 23 مئی 1957 کی درخواست میں مذکور مقصد صرف مندر کی تعمیر ہے، اور 7 ستمبر 1957 کی درخواست میں مندر اور دھرم شالہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہ درخواستیں یہ ظاہر نہیں کرتی ہیں کہ مدعا علیہ کسی خاص جگہ پر مندر اور دھرم شالہ تعمیر کرنا چاہتا تھا۔ اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ دونوں درخواستوں میں جو جملہ آتا ہے، یعنی کہ دیوریا میں تقاضے دستیاب نہیں ہیں، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جس مقصد کے لیے لوہے اور اسٹیل کی ضرورت تھی وہ دیوریا ضلع میں ایک مندر اور دھرم شالہ کی تعمیر کے لیے تھا۔

اس دلیل کو اس بات پر زور دے کر تقویت دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ ضلع مجسٹریٹ کو ضلع سے باہر تعمیر کیے جانے والے کاموں کے لیے درکار لوہے کے لیے درخواستوں کی سفارش کرنے کا اختیار نہیں تھا، اور اس لیے یہ ماننا ضروری ہے کہ اس کا مقصد دیوریا ضلع میں ایک مندر اور دھرم شالہ کی تعمیر تھی۔ تاہم، اس معاملے کے سلسلے میں ضلع مجسٹریٹ کے دائرہ اختیار کو ظاہر کرنے والا کوئی حکم ہمیں نہیں دکھایا گیا ہے، اور ہم درخواستوں سے یہ نتیجہ اخذ کرنے سے قاصر ہیں کہ اس کا مقصد صرف دیوریا ضلع میں مندر اور دھرم شالہ کی تعمیر تھا۔

اس کے مطابق ہم یہ مانتے ہیں کہ مدعا علیہ نے کنٹرول آرڈر کی شق 7 کی خلاف ورزی نہیں کی ہے۔ اس کے مطابق اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اسے مسترد کر دیا جاتا ہے

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
2024.05.09 16:07
I am the author of this document